سوال

241

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دعا میں انسان کے ان شاءاللہ کہنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ت انسان کو چاہیے کہ وہ یہ نہ کہے کہ اے اللہ! تو چاہے تو اس دعا کو قبول کرلے، بلکہ دعا پورے عزم اور رغبت سے کرنی چاہیے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو کوئی مجبور تو نہیں کرسکتا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے:

عونی أَستَجِب لَكُم...٦٠...سورة المؤمن

ے دعا کرو میں (تمہاری دعا قبول کروں گا)

نے چونکہ قبولیت دعا کا وعدہ فرمایا ہے، لہٰذا اس بات کی کوئی ضرورت نہیں کہ انسان یہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو دعا قبول فرمالے کیونکہ اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی بندے کو دعا کی توفیق عطا فرمادیتا ہے تو وہ یا تو اس کی دعا کو شرف قبولیت عطا فرمادیتا ہے یا اس دعا کی برکت سے اس سے کسی شر کو دور فرمادیتا۔

(لَايَقُولَنَّ أَحَدُكُمُ اللَّهُمَّ اغْفِرْلِي، اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي، إِنْ شِئْتَ. لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ، فَإِنَّهُ لَامُكْرِهَ لَهُ".) (صحيح البخاري الدعوات باب ليعزم المسألة فإنه لا مكره له ح: 6339، 7477 وصحيح مسلم ... ح: 2679)

م میں سے کوئی شخص اس طرح نہ کہے کہ "یا اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے معاف کردے۔ میرے مغفرت کردے" بلکہ یقین کے ساتھ دعا کرے کیونکہ اللہ پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں ہے۔''

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ کیا نبی ﷺ سے یہ ثابت نہیں ہے کہ آپ مریض سے فرمایا کرتے تھے:

(لاباس طهور انشاء الله تعالى)) (صحيح البخاري المرض باب عيادة الاعراب ح: 5656)

یں کوئی حرج نہیں یہ بیماری ان شاء اللہ گناہوں سے پاک کردے گی۔''

، کریں گے کہ ہاں! یہ نبی ﷺ سے ضرور ثابت ہے، مگر یہ الفاظ دعا کے باب سے نہیں ہیں بلکہ ان کا تعلق تو باب خبر اور امید سے ہے، لہٰذا آداب دعا میں سے یہ ایک اہم ادب ہے کہ انسان پورے جزم اور وثوق کے ساتھ دعا کرے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ]

ج4ص191

محدث فتویٰ